السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں، علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے کہ کوئی بشر کچھ نہیں کرسکتا ہے جوکچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے، ایک حضرت جاہل مسلمانوں میں نہایت زور کے ساتھ علی الاعلان عقیدہ مندرجہ بالا کوکہتے ہیں کہ خاص اہلسنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے، پس سوال یہ ہے کہ اگرایسا ہی عقیدہ عن دالشرع درست ہے اور خاص اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے توسب کو تسلیم کرناچاہیے اوراگر عندالشرع درست نہیں ہے اور خلاف عقیدہ اہل سنت ہے توجواب شافی فرمایاجائے کہ ایسے عقیدے والے کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بھی ہوگی یانہیں کیونکہ غریب ناواقف مسلمان گرداب بلامیں بمتلاہوکر تباہ ہوجائیں گے یہ معاملہ عقائد کا ہے۔ بینوا توجروا

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے کہ نفع وضرر حقیقت میں خدا ہی کی جانب سے ہوتا ہے، خدا کے سوا کسی اور میں طاقت نہیں ہے کہ کسی کو بغیر اذن خدا کے نفع وضرر پہنچائے تو یہ عقیدہ بے شک اہل سنت والجماعت کا ہے اور ایسا ہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکھنا چاہیے اس عقیدہ کے حق ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صاف اور صریح طور پر دلالت کرتی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ[1] قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الاماشاء اللہ اور اگر شخص مذکورہ کا یہ مطلب ہے کہ انسان مجبور محض ہے، اس کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے اس کے حرکات مثل جمادات کے ہیں تو یہ عقیدہ بالکل غلط و باطل ہے اور یہ عقیدہ فرقہ جبریہ کا ہے ایسے عقیدہ باطلہ سے ہر مسلمان کو بچنا فرض ہے، ایسے عقیدے سے ان آیتوں کا انکار لازم آتا ہے۔ ھل[2] تجزون الا ماکنتم تعملون۔ فمن شاء فلیؤمن[3] ومن شاء فلیکفر۔ جزاء[4] بما کانوا یعملون، ایسے عقیدہ باطلہ والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ سیدنذیر حسین

---

[1] (آپ) کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مالک بھی نہیں ہوں، مگر جو اللہ چاہے (وہی ہوگا)

[2] تم صرف وہی بدلہ دیئے جاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے۔

[3] پھر جو شخص چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔

[4] بدلہ ہے اس چیز کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02